السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اپنی عمر کے چودھویں سال میں بھی کہ مجھے ایام مخصوصہ شروع ہوئے۔ چونکہ مجھے اور میرے گھر والوں کو ان مسائل کا اچھی طرح علم نہ تھا، اس لیے میں نے اس سال روزے نہیں رکھے بلکہ اگلے سال رکھے، اور اب میں نے بعض علماء سے سنا ہے کہ لڑکی کو جب ماہانہ ایام شروع ہوجائیں تو اسے روزے رکھنے واجب ہوجاتے ہیں، خواہ وہ بلوغت کی عمر کو نہ پہنچی ہو۔ براہ مہربانی اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس دوشیزہ نے جو اپنے متعلق بتایا ہے کہ اسے ماہانہ ایام چودھویں سال شروع ہوئے اور اسے علم نہیں تھا کہ اس طرح ایک بچی بالغ ہوجاتی ہے، تو اس صورت میں اسے اس سال کے روزے چھوڑنے کا گناہ نہیں ہے، کیونکہ یہ جاہل تھی، اور جاہل اور ناواقف پر گناہ نہیں ہے، لیکن اب جب اسے اس مسئلہ کا علم ہوگیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ ان چھوڑے گئے روزوں کی قضا دے اور اپنی اولین فرصت میں یہ روزے رکھے کیونکہ بچی جب طالغ ہو جائے تو اس پر روزے فرض ہوجاتے ہیں، اور کسی لڑکی کا بالغ ہونا درج ذیل چار باتوں سے ثابت ہوتا ہے:

1۔ اس کی عمر پندرہ سال ہوجائے۔ 2۔ زیرناف بال اگ آئیں۔

3۔ اسے انزال (منی) ہو۔ 4۔ یا ماہانہ ایام (حیض) شروع ہوجائیں۔

ان میں سے کوئی صورت بھی ہو تو اس سے لڑکی بالغ ہوجاتی ہے، شرعی احکام کی پابند بنتی ہے اور عبادات اس پر فرض ہوجاتی ہیں جیسے کہ کسی بڑی عمر کی عورت پر واجب ہوتی ہیں۔ تو میں اس لڑکی سے کہوں گا جو حائضہ ہونے کے بعد روزے نہیں رکھ سکی کہ اب روزے رکھے اور اپنی پہلی فرصت میں رکھے تاکہ اس گناہ کا ازالہ ہوجائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 343

محدث فتویٰ